سرکاری رپورٹ

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

★

## مباحثات

### چہارشنبہ ۔ ۵ نومبر ۱۹۷۵ء


| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | تلاوت کلام پاک و ترجمہ | ۱ |
| ۲ | نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات | ۲ |
| ۳ | تحریک التواء (محکمہ مشینری مینٹیننس کے مزدوروں کی ہڑتال ختم کرانے میں حکومت کی ناکامی) | ۲۱ |
| ۴ | اعلان (برائے نامزدگی ممبران مجالس قائمہ) | ۲۸ |
| ۵ | درخواست رخصت اراکین اسمبلی | ۲۸ |
| ۶ | بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء | ۲۹ |


جلد دوازدہم ★ شمارہ چہارم (۴)

# آج کے اجلاس میں مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی نے شرکت کی

۱۔ میر چاکر خاں ڈومکی
۲۔ سردار غوث بخش رئیسانی
۳۔ جام میر غلام قادر خان
۴۔ سردار محمد انور جان کھیتران
۵۔ مولوی محمد حسن شاہ
۶۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۷۔ میر قادر بخش بلوچ
۸۔ میر صابر علی بلوچ
۹۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۱۰۔ مولوی صالح محمد
۱۱۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۱۲۔ نوابزادہ شیر علی خان نوشیروانی
۱۳۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۵ نومبر ۱۹۷۵ء

بروز چہارشنبہ زیر صدارت اسپیکر

سردار محمد خاں باروزئی صبح دس بجے شروع ہوا۔

# تلاوت کلام پاک و ترجمہ

## قاری عبد المجید عاجز

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ٥ وَلَا

تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ٥ وَلَنَبْلُوَ

نَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ٥

الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ٥

(پ ۲/۳ ع ۳)

ترجمہ :- میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کی شر سے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اے ایمان والو! صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو۔ بیشک اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں مت کہو کہ وہ مردے ہیں۔ بلکہ وہ تو ایک ممتاز حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ اور لیکن تم نہیں سمجھتے ہو اور دیکھو ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ ایسے صابرین کو سناد یجئے کہ ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور ہم سب دنیا سے اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے ہیں۔

---

## وقفۂ سوالات

**مسٹر اسپیکر:۔** پہلے چار تاریخ کے سوالات لئے جائیں گے۔ پہلا سوال مسٹر محمود خان اچکزئی کا ہے۔

**نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی:۔** محمود صاحب نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے میں سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔

**مسٹر اسپیکر:۔** پوچھئے!

**٭۹۰۳۔ مسٹر محمود خان اچکزئی کی طرف سے نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی:** کیا وزیر تعمیرات و مواصلات یہ بیان کریں گے کہ:

(ا) شاہی محل قلات اور شاہی باغ ریسٹ ہاؤس مستونگ گورنمنٹ کی ملکیت ہے یا پرائیوٹ ہے؟

(ب) کیا وزیر اعظم پاکستان کے حالیہ دورہ کے دوران یعنی اپریل ۱۹۷۵ء میں شاہی محل قلات اور شاہی ریسٹ ہاؤس مستونگ کی مرمت سرکاری خرچ پر کی گئی؟

(ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو دونوں جگہوں پر خرچ کی تفصیل کیا ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں سیف اللہ خان پراچہ):** شاہی محل قلات گورنمنٹ کی ملکیت نہیں ہے۔ لیکن شاہی باغ ریسٹ ہاؤس مستونگ گورنمنٹ کی

ملکیت ہے۔

(ب) جی ہاں ! چونکہ وزیر اعظم پاکستان سرکاری دورے کے دوران ان جگہوں پر ٹھہرے ۔

(ج) شاہی محل قلات کی مرمت پر -/۱۸،۰۰۰ روپے خرچ آئے اور شاہی ریسٹ ہاؤس مستونگ پر -/۱۱،۴۸۷ روپے مرمت پر خرچ آئے ۔

# ۹۰۵۔* مسٹر محمود خان اچکزئی کی طرف سے نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ بارشوں کے دنوں میں مچھ ندی میں اتنا پانی آجاتا ہے کہ وہاں کی بسیں وغیرہ مسافروں کو لے کر مچھ سے نہیں نکل سکتیں ۔

(ب) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ اس سلسلے میں مچھ کے لوگوں نے کئی بار درخواستیں دی ہیں اور وزراء صاحبان نے یقین دہانی بھی کرائی ہے ؟

(ج) کیا یہ صحیح ہے کہ گورنر ریاض حسین نے اس ندی پر پل بنانے کی منظوری دی تھی ۔

(د) کیا وجہ ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت ابھی تک مچھ کے لوگوں کو اس تکلیف سے نجات دلانے میں کامیاب نہیں ہوئی ہے ۔

## وزیر مواصلات و تعمیرات :۔

(الف) ہاں یہ صحیح ہے کہ برسات کے موسم میں مچھ کے نالے میں پانی آ جانے کی وجہ سے ٹریفک رک جاتی ہے ۔

(ب) ہاں یہ بھی صحیح ہے کہ لوگوں نے اس نالے پر پل تعمیر کرنے کے لیے درخواستیں دی تھیں ۔

(ج) جنرل ریاض حسین نے پل تعمیر کرنے کا حکم نہیں دیا تھا ۔ بلکہ مختلف ذرائع

سے مختلف جگہوں پر تجاویز پر غور کیا تھا۔ لیکن چونکہ اس پل پر خرچ کا تخمینہ بہت زیادہ تھا۔ اور ٹریفک صرف چھ گھنٹوں کے لئے رکتی ہے۔ اس لئے اس اسکیم کو شروع نہیں کیا گیا۔

(د) جواب جزو (ج) میں درج ہے۔

## مسٹر اسپیکر:۔

اگلا سوال۔

## ٭۹۰۶ خان محمود خان اچکزئی کی طرف سے نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی۔

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات بیان کریں گے کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ ۷۵-۱۹۷۴ء کے دوران یا اس سے پہلے پشین برشور روڈ پر پختگی کا کام شروع ہو چکا تھا؟

(ب) کیا یہ کام ابھی تک جاری ہے؟ اگر ہے تو کس مرحلہ میں ہے؟ اگر بند ہے تو کیوں؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ پر ۷۶-۱۹۷۵ء میں دوبارہ کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب سے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

## وزیر مواصلات و تعمیرات۔

(الف) پشین برشور سڑک پر جو کہ سات میل ہے۔ اپریل ۱۹۷۴ء میں کام شروع تھا۔ یہ کام پی ڈبلیو ڈی کر رہی تھی۔

(ب) ہاں: یہ کام ابھی تک جاری ہے۔ اور ساڑھے تین میل سڑک پختہ ہو چکی ہے۔

(ج) ہاں! حکومت اس کام کو ۷۶-۱۹۷۵ء میں جاری رکھ رہی ہے اور اس

سڑک کی پختگی کا کام ماہ جون ۱۹۷۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر! میں اس بات کی معافی چاہتا ہوں کہ اس سوال کے چھپے ہوئے جواب میں مجھے رد و بدل کرنی پڑ رہی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پچھلے اجلاس کے وقت کا سوال تھا، تو اتنے عرصے میں کچھ تبدیلیاں آچکی ہیں۔

**مسٹر اسپیکر:۔** اگلا سوال۔

**نمبر ۹۲۰۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** کیا وزیر تعمیرات و مواصلات بیان کریں گے کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ ادستہ محمد ہیڈ باغ روڈ کے ۵ میل سے لے کر دس میل تک کی مرمت و تعمیر کے لئے دس لاکھ روپے منظور ہوئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (ا) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس رقم سے ٹھیکیدار کو کچھ رقم دی گئی ہے اور ٹھیکیدار نے اس روڈ پر کام شروع کر دیا ہے، اگر رقم دی گئی ہے تو کتنی اور کب؟ اور اگر کام شروع ہو گیا ہے تو کس جگہ اور کب سے؟ اور اگر نہیں شروع ہوا تو شروع کیوں نہیں ہوا؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات:۔**

(الف) یہ درست ہے کہ ادستہ محمد ہیڈ باغ روڈ کے پانچ سے دس میل تک کے مرمت و تعمیر کے لئے دس لاکھ روپے ترقیاتی پروگرام میں منظور ہوئے ہیں۔ ان دس لاکھ روپے میں سے آٹھ لاکھ روپے محکمہ مالیات سے موصول ہوئے ہیں۔ ان آٹھ لاکھ روپے میں سے مبلغ چار لاکھ روپے ایکسین متعلقہ کو فراہم کیا گیا ہے، اور چار لاکھ روپیہ بقایا بعد میں ایکسین متعلقہ کو اس کام کے لئے دیا جائے گا۔

(ب) مبلغ چار لاکھ روپیہ جو ایکسین کو فراہم کیا گیا ۔ اس میں سے دو لاکھ روپیہ سابقہ کام جو مالی سال ۱۹۷۵-۷۶ء کے دوران ہوا تھا، ٹھیکیداروں کو ماہ ستمبر میں ادا کیا گیا۔ اور میل ۱۱ سے ۱۲ اور میل ۹ سے ۱۰ میں دوبارہ کام ماہ اکتوبر سے شروع کیا گیا ہے۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** ضمنی سوال ۔ براہ کرم وزیر صاحب یہ بتائیں کہ ۹ سے ۱۲ یا ۱۱ سے ۱۲ جتنے بھی میل ہیں ۔ ان پہ کام کس تاریخ سے شروع ہوا ہے ، اور اب ہو رہا ہے یا نہیں ۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:۔** جیسا کہ ہمارے معزز ممبر کو پتہ ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کا جو اے ڈی پی پروگرام ہے ۔ اس وقت اس پہ غور ہو رہا ہے ۔ پچھلے سالوں میں جو کام ہوا ہے ۔ اس کے مطابق بجٹ میں ترمیم لازمی ہے ، اور اسی وجہ سے اس وقت جو کام شروع ہونے والے تھے وہ شروع نہیں ہو سکے ۔ پھر بھی میں نے اب چار لاکھ روپے بھیجے ہیں ۔ اس میں سے دو لاکھ روپے سابقہ کام کے لئے ایگزیکٹیو انجینئر کو دیئے ہیں ۔ اور دو لاکھ روپے سے دوبارہ کام شروع کر دیا گیا ہے ۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** کیا وزیر صاحب یہ بتلائیں گے کہ اس سڑک کے لئے جو آٹھ لاکھ روپے کا ذکر کیا گیا ہے اس میں باقی دو لاکھ روپے نہیں ہیں کیا اس کے ملنے کی امید ہے ۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:۔** جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ اے ڈی پی میں سے یہ

رقم خرچ ہو رہی ہے کیونکہ محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو اور ارگیشن کا بھی یہی حال ہے۔ اس لئے انہوں نے فوراً آٹھ لاکھ روپے دے دیئے ہیں اور ہم امید کر سکتے ہیں کہ باقی روپے بھی فائننس والے ہمیں دے دیں گے۔ میں اس سے زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:-** اس آٹھ لاکھ روپے میں سے دو لاکھ روپے ستمبر میں دیئے گئے ہیں جو سال ۷۵-۱۹۷۴ء میں تھے۔ اس سڑک کے لئے جو رقم دی گئی ہے۔ کیا اس کے لئے پیسہ نہیں تھا۔ اگر نہیں تھا تو ادھار سے کیوں کام کیا گیا جس کے لئے دو لاکھ روپے ادا کئے گئے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:-** میرے معزز ممبر نے جو ضمنی سوال کیا ہے اس کا جواب میں یہی دے سکتا ہوں کہ سال ۷۵-۱۹۷۴ء میں بہت سارے کام بغیر منظوری کے کئے گئے۔ جن کے لئے بجٹ میں کوئی رقم نہیں تھی۔ اس لئے جو کام ہو چکے ہیں۔ ان کا مسئلہ اب ۷۶-۱۹۷۵ء میں آگیا ہے۔ اور اب اس مسئلہ کو حل کرنا ہے۔ اور ہماری حکومت اسے حل کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں جو دو لاکھ روپوں کی بات ہے اور اس سڑک کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ تو اس سڑک پر دو لاکھ روپے کی ادائیگی زائد آتی ہے۔ چونکہ پچھلے سال اس کے لئے کچھ رقم مختص نہ تھی۔ لیکن رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اس لئے ان کو دینے پڑے ہیں۔

**مسٹر اسپیکر:-** اگلا سوال

***۹۳۱ میر شاہنواز خان شاہلیانی:-** کیا وزیر تعمیرات و مواصلات مطلع

فرمائیں گے کہ

(الف) ادستہ محمد کیٹل فارم کی عمارت کے لیئے اے۔ ڈی۔ پی میں اس سال کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے؟

(ب) کیا اس اسکیم پر کام شروع ہو گیا ہے۔ اگر کام شروع نہیں ہوا ہے تو کیوں نہیں؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات:۔**

(الف) ادستہ محمد کیٹل فارم کی عمارت کے لیئے رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں چار لاکھ روپیہ مخصوص کیا ہے۔

(ب) محکمہ مالیات نے سی اینڈ ڈبلیو کو چار لاکھ روپیہ فراہم کیا ہے۔ لیکن محکمہ حیوانات کے ڈائریکٹر نے ضلع کی ترقیاتی میٹنگ کے دوران خواہش ظاہر کی تھی کہ یہ کام ان کا محکمہ خود کرے گا۔ لیکن ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ کام سی اینڈ ڈبلیو کرے گا۔ یا محکمہ حیوانات کرے گا۔ اس لیئے کام شروع نہیں ہوا۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** ضمنی سوال۔ جناب یہ جو چار لاکھ کی رقم محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو کیٹل فارم کی مرمت کے لیئے دی گئی ہے۔ کیا یہ کام محکمہ حیوانات کے پاس ہے۔ اور کیا محکمہ حیوانات اس کی مرمت کا کام کر سکتا ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:۔** آپ کے پہلے سوال کا جواب تو یہ ہے کہ یہ کام محکمہ حیوانات کے پاس نہیں ہے۔ اور دوسرے کا جواب یہ ہے کہ پچھلے سال ایسا ہوا ہے کہ مرمت کے کام سڑکوں کے کام۔ اور بلڈنگ کے کام متعلقہ محکموں کو دیئے گئے

تھے ۔ کہ وہ خود کریں ۔ اب یہ کام سی اینڈ ڈبلیو کرے گا ۔ یا متعلقہ محکمے اپنی سڑکیں اور اپنی بلڈنگیں بنائیں گے ۔ اس کا جواب تو میں نہیں دے سکتا ۔ یہ تو چیف منسٹر صاحب ہی بتا سکتے ہیں ۔ وہی فیصلہ کریں گے ۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی :-** جناب والا ! کیا محکمہ حیوانات اس کیلئے ٹینڈر طلب کرے گا ؟ اور اس کا کام ٹھیکیدار کریں گے ؟ یا اپنا کام وہ خود کریں گے ؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات :-** ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہوا ۔ اور اس کا فیصلہ وزیر اعلیٰ صاحب کریں گے ۔ اگر انہوں نے کہا کہ سی اینڈ ڈبلیو کرے تو لازماً ہم کریں گے اور اگر یہ فیصلہ ہوا کہ محکمہ حیوانات خود کرے تو اسی کے مطابق کام ہو گا ۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی :-** آپ زیادتی کر رہے ہیں ۔ یہ رقم کتنے عرصہ سے سی اینڈ ڈبلیو کے پاس پڑی ہوئی ہے ۔ یہ کام بغیر ٹھیکیدار کے نہیں ہو سکتا اور محکمہ حیوانات کے پاس ٹھیکیدار نہیں ہیں ۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ " مسجد بنی ہی نہیں اور اندھے پہلے سے آ گئے " اس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ کام نہیں ہوگا ۔

**مسٹر اسپیکر :-** اگلا سوال ۔

**۹۳۲ ۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی :-** کیا وزیر تعمیرات و مواصلات

مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۷۵ - ۸ - ۱۶ سے ۷۵ - ۱۰ - ۱۰ تک نیشنل ہائی وے ٹمیں ڈیرہ کے نزدیک موٹر کار کا راستہ بند رہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ راستہ خراب ہو گیا تھا۔ اگر جواب اثبات میں نہیں تو جو راستہ خراب تھا اس کا فاصلہ کتنا ہے؟ اور اس پر خرچ کتنا ہوا ہے۔

## وزیر مواصلات و تعمیرات :-

(الف) گذشتہ ۲۵ سال سے اتنی شدید بارشیں موسم گرما میں نہیں ہوئیں۔ جو اس سال ہوئی ہیں اس لئے مورخہ ۱۹۷۵-۸-۱۹ سے ۱۹۷۵-۸-۲۶ تک بوجہ سخت سیلاب راستہ بند رہا چونکہ پانی کے ریلے کی اونچائی تقریباً ۴ - ۵ فٹ تھی۔ اور رفتار کافی تیز تھی۔ اس لئے اس میں کام کرنا مشکل تھا۔ پانی کی سطح جونہی تین فٹ اونچائی پر آئی سڑک کو بھاری گاڑیوں کے لئے ۱۹۷۵-۸-۲۷ کو کھول دیا گیا۔ چونکہ پانی کی سطح تین فٹ اونچائی کے قریب تھی۔ اس لئے چھوٹی گاڑیاں گزارنا مشکل کام تھا۔ پہاڑی علاقوں میں متواتر بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے سیلاب کے ریلے متواتر آتے رہے چونکہ پانی ماہ اگست اور ستمبر میں متواتر بہتا رہا اس لئے چھوٹی گاڑیوں کو سڑک پر چلنے میں مشکل پیش آئی لیکن ان کو سڑک عبور کروائی جاتی رہی۔

(ب) گذشتہ ۲۵ برس کے دوران اتنی شدید بارشیں نہیں ہوئیں جو اس سال ہوئی ہیں۔ اس لئے راستہ خراب ہو گیا تھا جس کو عارضی مرمت ٹریفک پاس کرنے کے لئے پانی کی سطح کم ہونے پر کر دی جاتی۔ لیکن سیلابی پانی کے بڑے ریلے اور بارش کی شدت کی وجہ سے وہ سڑک کو بہا لے جاتا۔ سڑک کا یہ حصہ جس کی

کل لمبائی ۶۷۰ فٹ ہے جس میں ۲۰۰ فٹ کا کاز وے بھی شامل ہے۔ خراب ہو چکا ہے جا کی مرمت ہو گی گئی اس پر تقریباً ایک لاکھ انیس ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

## میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔

ضمنی سوال :۔ جیسا کہ لمبائی چھ سو ستر فٹ تھی، اور اس پر مرمت کا خرچ ایک لاکھ انیس ہزار روپے دکھایا گیا ہے۔ جو تقریباً دو سو روپے فی فٹ ہوتا ہے کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس کے شگاف میں کوئی اعلے قسم کا پتھر یا اونچے قسم کی بجری یا کوئی خاص قسم کی مٹی استعمال کی گئی تھی جس پر اتنا خرچ آیا؟ اور باوجود اس کے یہ راستہ اس وقت کھلا جب پانی بند ہو گیا۔ اور متواتر دو ماہ تک یہ راستہ بند تھا۔

## وزیر مواصلات و تعمیرات:۔

شاہلیانی صاحب ضمنی سوال کیا پوچھتے ہیں بلکہ ایک ہی دفعہ میں پانچ دس سوال لگا دیتے ہیں ۔۔۔۔ تاہم ۔۔۔۔۔۔

## میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔

جناب دو سو روپیہ فی فٹ ہوتا ہے۔

## وزیر مواصلات و تعمیرات:۔

عرض یہ ہے کہ یہ کام ایمرجنسی تھا، ریگولر نہیں تھا کہ اس کے لئے باقاعدہ estimate یا ٹینڈر لئے جاتے۔ یہ تو ایمرجنسی تھی، سیلاب آیا ہوا تھا، اور ٹریفک معطل تھی۔ اور یہ ہمارا فرض تھا کہ آمدورفت کا انتظام کریں۔ چنانچہ ایمرجنسی کے تحت اس پر کام کیا گیا ہے۔ اور اگر فاضل ممبر صاحب خواہشمند

ہیں کہ میں اس کی تفصیل بتاؤں تو وہ مجھے نیا سوال دیں تو انشاءاللہ میں ان کو پوری تفصیل اور ایک ایک پیسہ کی تفصیل پیش کرنے کو تیار ہوں۔

**مسٹر اسپیکر:۔** اب ۵ تاریخ کے سوالات لئے جائیں گے۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی اپنے سوالات پوچھیں۔

**۹۲۷ٌ۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** کیا وزیر تعلیم صاحب مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اوستہ محمد کے گورنمنٹ انٹر کالج کا قیام ۱۲-۲-۷۳ کو ہوا جبکہ طلبا کی تعداد صرف پندرہ تھی، اور اس وقت ان کو ۳۵ ڈیسک دیئے گئے تھے،

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت طلباء کی مجموعی تعداد ایک سو بیس لیکن ڈیسکوں کی تعداد وہی ہے، اور پچھلے ڈیسک بھی زیادہ تر ٹوٹ گئے ہیں

(ج) کیا کالج کی طرف سے ڈائریکٹر تعلیم کو ڈیسکوں کے بڑھانے کے لئے مطالبہ کیاگیا تھا۔ اگر کیا گیا تھا تو ڈائریکٹر تعلیم نے کیا جواب دیا، مطالبہ کہاں کیا گیا اور جواب کب دیا گیا، اگر جواب نہیں دیا گیا، اور کچھ بندوبست بھی نہیں کیا گیا ہے، تو اس کا سبب کیا ہے؟

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ جب سے اوستہ محمد انٹر کالج منظور ہوا ہے اس وقت سے لے کر اب تک مفت درسی کتابیں نہیں دی گئی ہیں، جبکہ گذشتہ سال تقریباً تمام کالجوں کے طلباء کے لئے مفت کتب کی فراہمی کے لئے کافی رقم منظور کی گئی تھی۔ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا سبب ہے کہ اوستہ محمد انٹر کالج کے طلباء کے لئے

مفت کتب کا بندوبست نہیں کیا گیا ؟

## وزیر تعلیم (جام میر غلام قادر خان)

(الف) نئے کالج کے قیام کے وقت مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے برائے خریداری سامان کالج دیئے گئے تھے ۔ اسے ضرورت کے مطابق خرچ کرنا پرنسپل کا کام ہوتا ہے ۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے فرنیچر کی تعداد مقرر نہیں کی جاتی ۔

(ب) یہ صحیح نہیں ۔

(ج) ایسا کوئی مطالبہ ڈائریکٹر تعلیم سے نہیں کیا گیا ۔ فرنیچر خریدنے کے اختیارات خود پرنسپل کو ہیں ۔

(د) بک بنک کے کتب حسب الطلب مہیا کئے جاتے ہیں جبکہ آج تک اوستہ محمد کالج سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں ہوا ۔

## میر شاہنواز خان شاہیانی :-

جناب والا ! میرے سوال کے جزو (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ کالج کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ دیا گیا ہے ۔ یہ رقم کالج کو شروع میں دی گئی تھی تو کیا اس میں یہ گنجائش تھی کہ جب کالج کو ضرورت پڑے تو اس رقم سے خرچ کیا جائے گا ؟

## وزیر تعلیم :-

جناب والا ! جواب میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کا کوئی مطالبہ ڈائریکٹر تعلیم کی طرف سے نہیں کیا گیا ۔ اور جو رقم انہیں دی گئی ہے اگر اس رقم سے ان کے اخراجات پورے نہیں ہوتے ہیں تو ڈائریکٹر تعلیم اپنے مطالبات ہمیں دیں ہم ان پر غور

کریں گے۔

## میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔

جناب! بات یہ تھی کہ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کالج کو اس کے شروع ہونے پر دیئے گئے۔ کیا انہیں فرنیچر وغیرہ کی ضرورت نہیں تھی؟

## وزیر تعلیم:۔

یہ رقم اس لئے دی گئی تھی کہ ان کی ضروریات ایک لاکھ پچاس ہزار سے پوری ہو جائیں گی۔ اگر وہ اس رقم سے اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتے تھے تو یہ ڈائریکٹر تعلیم یا پرنسپل کا کام ہے کہ وہ محکمہ تعلیم کی توجہ اس طرف مبذول کرائے کہ ہماری یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکی تو ہم اس پر غور کریں گے۔

## میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔

جناب! اس لحاظ سے تو یہ جواب غلط ہے۔ کیونکہ شروع میں کالج کو پیسے دے دیئے گئے تھے۔

## وزیر تعلیم:۔

جناب! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ اور اس بات کا آپ کو علم ہے کہ جب نیا کالج کھلتا ہے تو رقم کالج کی فوری ضرورت کے لئے دی جاتی ہے۔ یہ جو ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کالج کو دیئے تھے۔ وہ اسی لئے دیئے گئے تھے۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اگر وہ فرنیچر کی ضرورت پوری نہیں کر سکتے ہیں تو محکمہ تعلیم ہم سے رجوع کرے پھر حکومت اس پر غور کرے گی۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** جناب والا! میرے سوال کا جو جواب ہے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت طلباء کی مجموعی تعداد ۱۲۰ ہے لیکن ڈیسکوں کی تعداد وہی ہے اور پہلے ڈیسک بھی زیادہ تر ٹوٹ گئے ہیں۔ اس کے جواب میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ تو کیا میں اپنے معزز وزیر تعلیم سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کون سی بات صحیح نہیں ہے؟

**وزیر تعلیم:۔** جناب والا! معزز ممبر کی اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ دونوں کے متعلق ہے۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** جناب کون سی تعداد صحیح نہیں ہے طلباء کی تعداد یا ڈیسکوں کی تعداد؟

**وزیر تعلیم:۔** طلباء کی تعداد ۱۲۰ سے ۱۱۹ بھی ہو سکتی ہے۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** جناب والا! میرے خیال میں میرے سوال کا جواب صحیح طور پر معلوم کر کے نہیں دیا گیا۔

**وزیر تعلیم :-** اگر میرے جواب سے معزز ممبر کی تسلی نہیں ہوئی تو میں اس سلسلے میں محکمہ تعلیم سے دریافت کروں گا ۔ اور اگر معزز ممبر مزید تسلی چاہیں تو وہ میرے آفس میں یا لابی میں آکر مجھ سے مزید معلومات حاصل کریں ۔

**میر صابر علی بلوچ :-** ضمنی سوال :۔ جناب والا ! وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ نئے کالج کے قیام کے وقت کالج کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپے ان کی ضروریات کے لئے دیئے گئے ۔ کیا میں وزیر اعلیٰ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ تمام کالجوں کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپے دینے کی پالیسی مرتب کی گئی تھی ۔ یا صرف ایک کالج کو ۔ ؟

**وزیر تعلیم :-** جو نئے کالج کھولے گئے ہیں ۔ ان کی اپنی اپنی ضروریات ہوتی ہیں ۔ یعنی کالج کے لئے فرنیچر نیا آئے گا ۔ بچوں کی کتنی تعداد ہے ۔ اور دیگر ضروریات کیا ہیں ؟ ان باتوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور کالج کا پرنسپل اپنے مطالبات محکمہ تعلیم کے ذریعہ حکومت کو بھجواتا ہے تاکہ حکومت اس پر غور کرے ۔

**میر صابر علی بلوچ :-** جناب والا ! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر کالج کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپے دیئے جاتے ہیں یا ان کی ضروریات کے مطابق رقم دی جاتی ہے ؟

**مسٹر اسپیکر:۔** جواب میں کہا گیا ہے کہ نئے کالج کے قیام کے وقت جو رقم مہیا کی جاتی ہے، وہ ہر کالج کی ۔۔۔۔ اپنی اپنی ضروریات کے مطابق ہوتی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ہر کالج کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپے دیئے جائیں۔ کیونکہ اوستہ محمد کالج نیا کالج ہے اسی لئے اس کو جو رقم فراہم کی گئی ہے وہ اس کی ضروریات کی بناء پر دی گئی ہے۔

**میر صابر علی بلوچ:۔** جناب والا! میں آپ کا مطلب سمجھ گیا اور جب ہی میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں، کہ جب پنجگور کالج کھولا گیا تو اس وقت لڑکوں کی تعداد ستر (۷۰) تھی اور اسے صرف اسی (۸۰) ہزار روپے دیئے گئے۔

**مسٹر اسپیکر:۔** اس کی ضروریات اتنی ہی ہوں گی اور یہ ایک نیا سوال ہے

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** ضمنی سوال۔ جناب والا! میرے سوال کے جزو (د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اوستہ محمد کالج سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں ہوا۔ کیا آپ یہ بتائیں گے کہ جو پیسے پورے بلوچستان کے لئے رکھے گئے تھے۔ اس میں اوستہ محمد کالج کے لئے پیسے رکھے گئے تھے یا نہیں؟

**وزیر تعلیم:-** یہ معزز رکن کا ایک نیا سوال ہے، اگر وہ اس کے لئے نیا نوٹس دیں تو میں ان کو مزید تفصیل سے آگاہ کردوں گا۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:-** جناب والا! یہ نیا سوال نہیں ہے۔ جب درسی کتابوں کے لئے پیسے دیئے گئے ہیں تو درسی کتابیں اوستہ محمد کالج کو کیوں نہیں دی گئیں۔ جبکہ جواب میں کہا گیا ہے کہ اوستہ محمد کالج سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں ہوا اس کا مطلب یہ ہوا کہ دوسرے کالجوں کو کتابیں دی گئیں اور اوستہ محمد کالج کو نہیں دی گئیں یا ان کے لئے پیسے نہیں رکھے گئے۔

**مسٹر اسپیکر:-** جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ وہاں سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں ہوا۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:-** جناب! اس کا مطالبہ سے کیا تعلق ہے، جب پیسے ہی نہیں تھے۔ تو مطالبہ کس سے کرتے۔

**مسٹر اسپیکر:-** جناب پہلے مطالبہ کیا جاتا ہے اس کے بعد مطلوبہ رقم دی جاتی ہے۔

اگلا سوال ۔

## ⁕ ۹۲۸۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی :۔

کیا وزیر تعلیم فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اوستہ محمد انٹر کالج میں ڈیڑھ سال سے ریاضی کے لیکچرار کا تقرر عمل میں نہیں لایا گیا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے ؟ اور طلباء کو ریاضی پڑھانے کا کیا انتظام کیا گیا ۔

## وزیر تعلیم

(الف) بلوچستان میں ریاضی کی آسامی کے لئے کوئی امیدوار نہیں ہے ، دوسرے صوبوں کے امیدواروں کا تقرر کیا جاتا ہے ، تو وہ نہیں آتے ۔ تاہم یکم اکتوبر کو مسٹر محمود خان کا بحیثیت لیکچرار ریاضی اوستہ محمد کالج میں تقرر کیا جا چکا ہے ۔

(ب) جواب جزو (الف) میں دیا گیا ہے ۔

## میر شاہنواز خان شاہلیانی :۔

کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ یہ جو مسٹر محمود خان ریاضی کے لیکچرار ہیں ، کیا انہیں ریاضی پر مکمل عبور حاصل ہے ، یا انہوں نے ریاضی کے علوم میں صرف تعلیم حاصل کی ہے ۔

## وزیر تعلیم

جناب والا ! محمود خان کی تقرری بحیثیت ریاضی لیکچرار کی گئی ہے ۔

لازمی امر ہے کہ وہ ریاضی جانتا ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہوں نے ریاضی میں عبور حاصل نہ کیا ہوتا تو ان کا تقرر نہیں کیا جاتا۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** کیا وزیر تعلیم یہ بتائیں گے کہ ڈیڑھ سال سے جو ریاضی کے لیکچرار کا تقرر ادستہ محمد کالج میں نہیں کیا گیا۔ تو اس سے جو طلباء کا وقت ضائع ہوا اس کا ذمہ دار کون ہے؟

**وزیر تعلیم:۔** اس کی ذمہ داری تعلیم یافتہ افراد پر عائد ہوتی ہے۔ جن کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ کیونکہ جو لوگ بلوچستان کے وظائف سے پڑھتے ہیں۔ وہ عموماً اس قسم کی اسامیوں پر نہیں آتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بارہا اپنے معزز ممبران کے سوالوں کے جوابات کے موقع پر اس ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ ہم نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ اس قسم کی آسامیوں پر کوئی مناسب آدمی آجائے۔ اور اس سلسلہ میں ہم نے دوسرے صوبوں سے بھی رجوع کیا ہے۔ چونکہ دوسرے صوبوں کے لوگ بھی یہاں آنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوکل لوگوں کو اس سلسلے میں لگایا جائے۔ اور محمد خان کا تقرر بھی اس سلسلہ میں ہوا ہے۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔** جناب والا! میں یہ نہیں سمجھ سکا ہمارے وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ اس کی ذمہ داری ہم سب پر ہے تو کیا ہم بھی اس میں شامل ہیں۔

**مسٹر اسپیکر:-** یقیناً اس میں ہم سب شامل ہیں۔

اگلا سوال

**نمبر ۹۲۹ - میر شاہنواز خان شاہلیانی:-** کیا وزیر تعلیم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اوستہ محمد انٹر کالج سے مسٹر محمد صدیق لیکچرار انگریزی کو ترقی دے کر انٹر کالج بارکھان کا پرنسپل بنایا گیا ہے، لیکن ان کی جگہ اب تک کوئی انگریزی کا لیکچرار گورنمنٹ انٹر کالج اوستہ محمد میں تعینات نہیں کیا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کا سبب بتایا جائے۔

**وزیر تعلیم**

(الف) مسٹر محمد صدیق لیکچرار انگریزی کو اوستہ محمد سے بارکھان تبدیل کیا گیا ہے۔ اوستہ محمد کالج میں انگریزی کا ایک لیکچرار مسٹر عبداللہ جان زند موجود ہے کالج میں صرف دو کلاسیں ہیں اور فی الحال ایک موجودہ لیکچرار ہی کافی ہے۔ محمد صدیق کو بحیثیت پرنسپل ترقی نہیں دی گئی۔

(ب) جواب جزو (الف) میں دیا گیا ہے۔

**تحریک التواء:-**

(محکمہ مشینری مینٹیننس کے مزدوروں کی ہڑتال ختم کرانے میں حکومت کی ناکامی)

**مسٹر اسپیکر:-** اب ایک تحریک التوار میر قادر بخش بلوچ کی طرف سے ہے وہ پیش کریں ۔

**میر قادر بخش بلوچ:-** میں حسب ذیل واضح اور پبلک اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی غرض سے تحریک التوار پیش کرتا ہوں ۔

حکومت بلوچستان محکمہ مشینری مینٹیننس کے تقریباً ایک ہزار مزدوروں کی ہڑتال کو ختم کرانے میں ناکام رہی ہے جس کی وجہ سے پبلک کے کام میں حرج واقع ہو رہا ہے ۔

چونکہ یہ معاملہ فوری نوعیت اور عوام سے متعلق ہے ۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے ۔

**مسٹر اسپیکر:-** جام صاحب آپ اس کے متعلق کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

**وزیراعلیٰ (جام میر غلام قادر خان):-** میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

(مداخلت)

**مسٹر اسپیکر:-** مولوی صاحب بھی اس کی مخالفت کر رہے ہیں ۔

**وزیر محنت وصنعت مولوی محمد حسن شاہ:-** میں اس کی مخالفت کرتا ہوں، کیونکہ یہ معاملہ عدالت میں ہے اس لئے اسمبلی اس پر بحث نہیں کر سکتی۔

**مسٹر اسپیکر:-** کافی وزنی دلیل ہے۔

**وزیر اعلیٰ:-** میری عرض بھی یہی ہے کہ یہ معاملہ عدالت میں پیش ہے، اور اس کے علاوہ یہ حالیہ واقعہ بھی نہیں ہے۔ تحریک اس سے پہلے اسمبلی کی پہلی نشست میں پیش کرنا چاہیئے تھی۔

**میر قادر بخش بلوچ:-** یہ ہڑتال تو پہلے ہی چل رہی تھی، لیکن جب عدالت نے کل پرسوں اس کے بارے میں فیصلہ دیا تو یہ پھر سے شروع ہو گئی۔

**مسٹر اسپیکر:-** اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ حالیہ واقعہ نہیں ہے۔

**میر قادر بخش بلوچ:-** جناب بالکل حالیہ واقعہ ہے، پہلے ہڑتال کچھ ختم ہوئی تھی لیکن کل سے پھر شروع ہو گئی ہے۔

**مسٹر اسپیکر:۔** ختم ہوئی تھی اور پھر شروع ہو گئی ہے۔

**میر قادر بخش بلوچ:۔** جی ہاں!

**وزیر زراعت سردار غوث بخش رئیسانی:۔** جناب اس ہڑتال کو عدالت نے غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ اگر ہڑتال کل سے پھر شروع ہوئی ہے تو پھر معاملہ عدالت میں جائیگا۔

(قطع کلامیاں)

**مسٹر اسپیکر:۔** ایک وقت میں صرف ایک آدمی بولے۔

**میر صابر علی بلوچ:۔** عدالت نے جب اسے غیر قانونی قرار دے دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور یہ معاملہ اب عدالت میں نہیں ہے۔

<u>Minister for Agriculture:</u> Sir, According to Rule 72 (h) of the Rules of Procedure of the Assembly the motion shall relate to a single specific matter of recent occurrence and the motion moved by the Member does not relate to a matter of recent occurrence.

**میر قادر بخش بلوچ :-** جناب ! یہ حالیہ واقعہ ہے ، کیونکہ یہ ہڑتال کل سے دوبارہ شروع ہوئی ہے ، اور کل تو اجلاس ہی صرف چند منٹ کا تھا ، اور جب ہڑتال کل شروع ہوئی ہے تو اسکا مطلب ہے کہ ہڑتال جاری ہے ، اور یہ حالیہ واقعہ ہے ،

(مداخلت)

**مسٹر اسپیکر :-** میر صاحب آپ اس کی admissibility پر کچھ بولنا چاہتے ہیں ،

**میر قادر بخش بلوچ :-** جناب والا ! میرا اپنا خیال ہے کہ عدالت میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے ، اور اب یہ عدالت میں پیش نہیں ہے ، اور چونکہ عدالت کے فیصلے کے بعد بھی اب تک یہ ہڑتال جاری ہے ، اسلئے اس پر بحث کی اجازت دی جائے ،

**مسٹر اسپیکر :-** کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ ہڑتال کب سے چل رہی ہے ؟

**وزیر زراعت :-** میرے علم کے مطابق یہ معاملہ اب تک کورٹ میں پینڈنگ ہے

اور اب تک کورٹ نے اس کا فیصلہ نہیں دیا ہے ۔

**میر قادر بخش بلوچ :-** کل میں ان مزدوروں کے پاس گیا تھا انہوں نے مجھے بتایا کہ ..........

**وزیر زراعت :-** کورٹ نے ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیا ہے ۔

**میر صابر علی بلوچ :-** اگر کورٹ نے اسے غیر قانونی قرار دے دیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کورٹ نے فیصلہ دے دیا ہے ۔

**میر قادر بخش بلوچ :-** جب کورٹ میں کوئی معاملہ زیر سماعت ہو تو پھر اس پر اسمبلی میں بحث نہیں کی جا سکتی ۔ لیکن اس پر تو عدالت نے فیصلہ دے دیا ہے ۔

**مسٹر اسپیکر :-** میں نے پوچھا تھا کہ یہ ہڑتال کب سے چل رہی ہے ؟

**وزیر اعلیٰ :-** میں اس کی وضاحت کر دوں کہ معزز ممبر نے کہا

ہے، اور یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ ہڑتال جاری تھی اور بقول ان کے کہ عدالت کے فیصلہ کرنے کے بعد بھی انہوں نے اپنی ہڑتال دوبارہ کی ہے، تو ہمیشہ کسی فیکٹری یا ادارے کے اوقات ہوتے ہیں۔ ان اوقات کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کسی ہڑتال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ معاملہ عدالت میں بھی پیش ہے، اور recent occurrence کا بھی نہیں ہے، چونکہ یہ بہت دنوں سے جاری تھی، اس لئے اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کی رو سے بھی یہ ضابطہ کے مطابق نہیں ہے۔

**مسٹر اسپیکر:۔** اب اس پر بحث ختم ہو جانی چاہیئے

**وزیر زراعت:۔** میں ایک اور موقع دیں میں قواعد پیش کر رہا ہوں۔

**مسٹر اسپیکر:۔** نہیں جی بالکل نہیں۔

میں اس تحریک التوا کے متعلق اپنا فیصلہ پرسوں تک کے لئے محفوظ رکھتا ہوں۔

**مسٹر اسپیکر:۔** اب ایک اعلان ہے جو سیکریٹری صاحب پڑھ کر سنائیں گے۔

# اعلان

**سیکرٹری:۔** دو مجالس قائمہ برائے انتظام عامہ و سرکاری مواعید (یقین دہانیاں) کی ایک ایک خالی نشست پُر کرنے کے لئے ۳ر نومبر ۱۹۷۵ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک نامزدگیاں طلب کی گئی تھیں صرف ایک نامزدگی برائے مجلس سرکاری مواعید موصول ہوئی ہے۔ میر شاہنواز شاہلیانی نے نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی کو اس مجلس کے لئے نامزد کیا ہے۔ نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی نے امیدواری سے دستبرداری نہیں کی اس لئے انہیں اس مجلس کا رکن منتخب قرار دیا جاتا ہے۔

(۲) مجلس قائمہ برائے انتظام عامہ میں ایک نشست اب بھی خالی ہے۔ اس کے لئے مزید نامزدگیاں طلب کی جائیں گی۔

(درخواست برائے رخصت)

**SECRETARY** : Telegram dated 31.10.1975 from Sardar Chakar Khan Domki ,M. P. A.

" Unable to attend Assembly Session due to heavy engagement in Rawalpindi. Please grant leave from 31. 10. 1975 to 5.11.1975.

**Mr. Speaker** : The question is whether the leave of absence be granted.

( The motion was carried)

**مسٹر اسپیکر:۔** میں ممبران کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ آپ

نئے قوانین کی رو سے درخواست کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تک کہ ایک ممبر اسمبلی متواتر چالیس نشستوں سے غیر حاضر نہ رہے۔ ویسے پہلے قوانین کی رو سے تو ٹھیک تھا کہ اسمبلی کی کل نشستوں میں سے تین چوتھائی نشستوں میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ لیکن اب تو ایسا نہیں ہے۔

# بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء

**وزیر صحت و محنت:-** میں بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء پیش کرتا ہوں۔

**مسٹر اسپیکر:-** بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء پیش کر دیا گیا۔ اب تحریک پیش کریں۔

**وزیر صحت و محنت:-** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء

کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

**مسٹر اسپیکر:۔** سوال یہ ہے ۔

کہ بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

**مسٹر اسپیکر:۔** اگلی تحریک پیش کریں

**وزیر صحت و محنت:۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں

کہ بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

**مسٹر اسپیکر:۔** سوال یہ ہے

کہ بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

**مسٹر اسپیکر:۔** اب ہم بل کو کلاز وار لیں گے۔

## کلاز نمبر ۲

**مسٹر اسپیکر:۔** سوال یہ ہے کہ

کلاز ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## کلاز نمبر ۳

**مسٹر اسپیکر:۔** سوال یہ ہے

کہ کلاز ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## کلاز نمبر ۴

**مسٹر اسپیکر:۔** سوال یہ ہے

کہ کلاز ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## کلاز نمبر ۵

**مسٹر اسپیکر:۔** سوال یہ ہے
کہ کلاز ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

## کلاز نمبر ۶

**مسٹر اسپیکر:۔** سوال یہ ہے۔
کہ کلاز ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

## تمہید

**مسٹر اسپیکر:۔** سوال یہ ہے۔
کہ تمہید ہذا کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

## مختصر عنوان و آغاز نفاذ :-

**مسٹر اسپیکر :-** سوال یہ ہے کہ مختصر عنوان و آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز نفاذ قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

**مسٹر اسپیکر :-** اب وزیر صاحب اگلی تحریک پیش کریں ۔

**وزیر صحت و محنت :-** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو منظور کیا جائے ۔

**مسٹر اسپیکر :-** سوال یہ ہے ۔ کہ بلوچستان لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (لازمی خدمات) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو منظور کیا جائے ۔

**میر صابر علی بلوچ :-** جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

**مسٹر اسپیکر:-** اب آپ اپنی مخالفت کی وجہ بیان کیجئے ۔

**میر صابر علی بلوچ :-** جناب والا! میں نے ..........

**وزیر آبپاشی و برقیات (مولوی صالح محمد)** بل کو منظور کرنے کے سلسلے میں جو قواعد تھے وہ سب پورے ہو چکے ہیں ۔ اب میں نہیں سمجھتا کہ یہ مخالفت کیسی ہے ۔؟

(قطع کلامیاں)

**مسٹر اسپیکر:-** قاعدے کے مطابق ایک تحریک پیش کی گئی جس کی ایک ممبر نے مخالفت کی ہے ۔ اب آپ مخالفت کی وجہ بتائیں اور اسکا جواب دیں اس کے بعد میں اس تحریک کو دوبارہ ایوان کے سامنے پیش کروں گا ۔ اگر ممبران کی اکثریت چاہے گی تو یہ منظور ہو جائے گی ۔

**میر صابر علی بلوچ :-** جناب والا! میں مفت میں بیٹھ کر مخالفت نہیں کرتا رہا مجھے وزیر صاحب سے خدا واسطے کا بیر نہیں ہے ۔

**مسٹر اسپیکر:۔** ساری کلازیں آپ نے منظور کر لی ہیں۔ اب بل منظور ہونے کو آیا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ بل منظور نہیں ہونا چاہیئے۔

**میر صابر علی بلوچ:۔** جناب والا! میں اس بل کی اس لئے مخالفت کر رہا ہوں کہ محکمہ صحت مکران جیسے دور دراز علاقوں میں طبی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ میری معلومات یہ ہیں کہ کوئٹہ میں ایک نرسنگ ٹریننگ اسکول ہے۔ جس میں سے ہر سال دو سو نرسیں ٹریننڈ ہو کر نکلتی ہیں۔ اور لیڈی ہیلتھ وزیٹرز بھی تربیت حاصل کرتی ہیں۔ گورنمنٹ بجٹ کا ایک بڑا حصہ ان کی تعلیم و تربیت پر خرچ کر رہی ہے۔ لیکن میں اس بات پر حیران ہوں کہ کوئٹہ سے پانچ میل اس طرف نکل جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ وہاں جتنے بھی ہسپتال ہیں ان میں ایک نرس بھی نظر نہیں آئے گی ایسے موجودہ دور میں جبکہ پوری دنیا میں اور پاکستان کے دوسرے علاقوں میں ہر جگہ طبی سہولیات فراہم کر کے انسانوں کی خدمت کی جا رہی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں جہاں دایا اور نرسوں کی سخت ضرورت ہے۔ وہاں ایک نرس بھی نظر نہیں آ رہی ہے۔ ایک نرس بھی نہیں ہے۔ کوئی لیڈی ہیلتھ وزیٹر نہیں ہے۔ جس سے لوگ کافی پریشان ہیں۔ اسی لئے میں نے اس بل کی مخالفت کی ہے کہ محکمہ صحت دور دراز علاقوں میں ان کو فراہم کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ اب اگر محکمہ صحت اس بات کی یقین دہانی کرائے کہ وہ دور دراز علاقوں میں نرسوں کے پہنچانے کا بندوبست کریگا۔ تو میں اپنی مخالفت واپس لینے کو تیار ہوں۔

**مسٹر اسپیکر:۔** ایک تقریر کر کے آپ نے یہ شرط پیش کر دی کہ اگر

محکمہ صحت یقین دہانی کرائے تو میں اپنی مخالفت واپس لے لوں گا۔ اگر آپ اس کے حق میں ہیں تو ٹھیک ہے۔ اور اگر مخالفت میں ہیں تو ٹھیک ہے۔ یہ بیچ میں آپ کیا چیز ڈال رہے ہیں۔ آپ تو ایک پڑھے لکھے ممبر ہیں۔ آپ کو تو ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے

**میر صابر علی بلوچ:۔** میں اس کی مخالفت میں ہوں۔

**مسٹر اسپیکر:۔** اگر آپ اس بل کے مخالف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس بل کو پاس نہیں ہونا چاہیئے تو آپ کو پوری طرح مخالفت کرنی چاہیئے۔ یہ کیا کہ پوری تقریر کرنے کے بعد آپ یہ کہیں کہ میری یہ شرط ہے۔ تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ اس ہاؤس کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

**میر صابر علی بلوچ:۔** میں نے ایسا نہیں کیا۔

**مسٹر اسپیکر:۔** آپ نے یہ کہا ہے کہ اگر محکمہ صحت اس بات کی یقین دہانی کرائے کہ دور دراز علاقوں میں نرسیں بھیج دی جائیں تو میں اپنی مخالفت واپس لے لوں گا۔ اگر آپ نہیں مانتے تو آپ کو ہاؤس کا ٹیپ سنوا دیا جائے؟

**میر صابر علی بلوچ:۔** جناب والا! وہ ایک اپیل تھی۔

**مسٹر اسپیکر۔** اپیل وغیرہ کچھ نہیں تھی، آپ کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے تھی۔

**وزیر اعلیٰ** جناب والا! جہاں تک میرے معزز ممبر کا کہنا ہے تو یہ بالکل صحیح ہے کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں مکران اور لسبیلہ وغیرہ میں نرسیں اور دایا وغیرہ اپنی خدمات انجام نہیں دیتی ہیں، اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے بھی حکومت کو اسی قسم کا ایک بل لانا ہوگا، کہ جس کے تحت تربیت یافتہ نرسوں اور دایا وغیرہ کو بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں خدمات انجام دینے کا پابند کیا جائے، تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت جلد از جلد اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرے گی، تو ان کا بھی مقصد یہی تھا، اور ہماری بھی کوشش یہی ہے کہ لوگوں کو ہم فائدہ پہنچائیں۔ اس سلسلے میں پہلی دفعہ جو بل اس اسمبلی میں پیش ہوا تھا۔ اس بل کی وجہ سے بلوچستان کے بہت سے طالب علموں نے جو کراچی یا دوسری جگہوں پر تعلیم حاصل کر رہے تھے [redacted] کر رہے تھے اپنی تربیت مکمل کرنے کے بعد اپنے اپنے علاقوں میں آ کر خدمات انجام دینا شروع کر دی ہیں، جن میں بہت سے بچے مکران کے بھی شامل ہیں۔ اب میں اپنے معزز ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کوشش کریں گے کہ بلوچستان کے ہر علاقے میں طبی سہولیات مہیا کی جائیں، ویسے ہمارے معزز ممبر کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ حکومت کسی قسم کی بھی کوئی کوتاہی نہیں کرتی ہے، اس سلسلے میں کچھ مشکلات ہیں جن کا میرے معزز ممبر صاحب کو بھی علم ہے، ہم تو یہ کوشش کریں گے کہ اس مسئلہ کو جلد سے جلد حل کریں

**مسٹر اسپیکر:-** کوئی اور صاحب بولنا چاہتے ہیں؟

**وزیر آبپاشی و برقیات:-** جناب والا! بل کے کلاز ۳ اور ۴ اس مقصد کے لئے ہیں جن کے لئے کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے۔ اور ہمارے ملازمین کو پابند کر دیا گیا ہے۔ اور ہماری حکومت کو اختیار دیا گیا ہے۔ لہٰذا کلاز ۳ اور ۴ واضح ہیں۔ تو میرے خیال میں یہاں اس کی مخالفت ضروری نہیں ہے۔

**میر قادر بخش بلوچ:-** جناب میں بھی اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ مرتبہ بھی ڈاکٹروں کو پابند کرنے کے لئے اس قسم کا ایک بل پاس ہوا تھا کہ ان کو زبردستی یہاں لایا جائے گا۔ اور ان سے وظائف واپس لئے جائیں گے۔ ان کے باپوں کو تنگ کیا جائے گا۔ اور ان کو واپس بلایا جائے گا۔ چاہے وہ کراچی میں ہوں لندن میں ہوں یا امریکہ میں ہوں۔ اگر وہ بلوچستان کے دیئے ہوئے وظیفہ پر ڈاکٹر بنیں گے اور دوسری جگہ پر نوکری کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی لیکن ابھی تک تو وہ لوگ واپس نہیں آئے۔ تو میرے خیال میں یہ بھی اسی قسم کا بل ہے۔ اور اب جبکہ ہم یہ بل پاس کر رہے ہیں۔ اور یہ پاس بھی ہو جائیگا پھر بھی ہمارے دور دراز جگہوں میں نرسوں وغیرہ کو بھجوانے میں ناکام رہیں گے۔ اسلئے میں اسکی مخالفت کر رہا ہوں آپ اس بات کا یقین کریں کہ ہماری حکومت کی کمزوری ہے کہ وہ اس قسم کا بل پاس کرنے کے بعد اس پر عملدرآمد نہیں کروا سکے گی۔

Mr. Speaker: Therefore you oppose it.

Mir Qadir Bakhsh Baluch: Yes Sir.

**مسٹر اسپیکر:۔** اب سوال یہ ہے کہ جو حضرات اس تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنے ہاتھ اوپر اٹھائیں ۔

(اکثریت نے ہاتھ اٹھائے)

**میر صابر علی بلوچ:۔** جناب اسپیکر! خود متعلقہ وزیر نے ہاتھ نہیں اٹھایا، گویا وہ بھی اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

**مسٹر اسپیکر:۔** آپ میری بات سنیں جام صاحب! ایک دوسرے سے باتیں کرنے کے لئے لابی موجود ہے ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی ہے۔ اور آپ حضرات بول رہے ہیں، میں سوال کر رہا ہوں

اب جو صاحبان اس کی مخالفت کرتے ہیں، وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں،

چونکہ تحریک کے حق میں ہاتھ اٹھانے والوں کی اکثریت ہے، لہٰذا یہ تحریک منظور ہوئی، اور بل پاس ہوا،

اب ہمارے پاس کوئی کارروائی نہیں ہے اور کل کے لئے بھی پرائیویٹ ممبرز نے کوئی قرارداد نہیں دی ہے، اس لئے اب اجلاس پرسوں بروز جمعہ ۷، نومبر ۷۹ء کو صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے اور کل کے سوالات بھی پرسوں لئے جائیں گے،

(دس بج کر پچپن منٹ پر اجلاس کی کارروائی ۷، نومبر بروز جمعہ دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگئی)